سفینۂ دل

سکندر لکھنوی

MUHAMMAD RIZWAN
rizwan_73@yahoo.com(Hyderabad Sindh Pakistan)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفینۂ دل

نذرانۂ عقیدت

سگِ دیارِ نبی سکندر لکھنوی

:- پبلشرز :-

خلیل بکڈپو ۲/۲۲ لیاقت آباد کراچی ۱۹

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

بار اول	ربیع الاول شریف ۱۳۹۹ھ فروری ۱۹۷۹ء
نام کتاب	سفینۂ دل
تعداد	ایک ہزار
کتابت	سید سردار علی (پاک کتابت گھر کراچی)
جلد بندی	قادری منزل پاکستانی چوک کراچی

طباعت: اوکھائی پریس اردو بازار کراچی ۰ فون ۲۱۳۳۵۳

ہدیہ مجلد	[redacted]
ہدیہ غیر مجلد	[redacted]

خلیل بکڈپو ۲/۲۲ لیاقت آباد کراچی ۱۹

881
8445

سکندر لکھنوی کی تصنیف کردہ کتابیں

اقبال بک ہاؤس

ٹرام جنکشن صدر کراچی

مکتبہ رضویہ

گاڑی کھاتہ بندر روڈ کراچی

سے طلب فرمائیں

سکندر لکھنوی کی تصانیف

بیرونِ کراچی ۔ مندرجہ ذیل سے مقامات

سے طلب فرمائیے

مکتبہ نوریہ رضویہ

وکٹوریہ روڈ سکھر

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد

اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ لاہور

اتباعِ شاہِ بطحیٰ

جو غلبہ چاہتے ہو ملک میں تم دینِ فطرت کا
بدلنا چاہتے ہو حال اپنے ملک و ملت کا
تو پختہ عہد کر لو اتباعِ شاہِ بطحیٰ کا
نفاذ ہو جائے گا پھر خود بخود قرآن و سنت کا

پیغامِ عمل

ڈرو خوفِ خدا سے رحمتِ عالم سے شرماؤ
بُرے کاموں کو روکو اور بھلے کاموں کو پھیلاؤ
صحابہؓ اور اہلبیت کا ایثار اپنا کر
غلامانِ محمد مصطفیٰ کی صف میں آجاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از: مفتی سید شجاعت علی قادری

شاعرِ اہلسنت جناب سکندر لکھنوی صاحب ہمارے ملک کی جانی پہچانی شخصیت ہیں انکا نعتیہ کلام ہند وپاک کے بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ بلکہ حرمین طیبین میں بھی فقیر نے دیکھا کہ زائرین بڑی عقیدت سے سکندر صاحب کا کلام پڑھتے ہیں آپ کے کلام میں سلاست اشعار کی بندش میں طلاقت، اور شان رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مبتذل کلمات سے احتیاط قابلِ تعریف ہے مجھے سکندر صاحب کی تسکینِ روح۔ ارمغانِ حرم۔ میخانۂ عرفان، قاسم خلد۔ ممدوح کائنات پڑھنے

کا شرف حاصل ہوا ہے اور اب "سفینۂ دل" غنچہ دل کو کھلا رہے اور باغ عقیدت میں بہار لا رہا ہے یہ سب کتابیں ایسی عقیدت انگیز اور ایمان افروز ہیں کہ ہر گھر میں ان کا ہونا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مداحِ رسول ﷺ کو گلستان رسالت ﷺ میں ہمیشہ نغمہ سرا رکھے،

آمین

سید شجاعت علی قادری

مہتمم دار العلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا کراچی

واستاد شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی

۱۳ فروری ۱۹۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

سکندر لکھنوی

خدائے برحق کے فضل و کرم سے ۔ اور سرورِ کائنات کی رحمت سے یہ میرا ساتواں مجموعۂ نعت "سفینۂ دل" آپ کے سامنے ہے۔ اس سے قبل میرا چھٹا مجموعۂ نعت "ممدوحِ کائنات" مارچ ۷۶ء میں ۔ شایع ہو کر آپ کے مطالعہ کا شرف حاصل کر چکا ہے اس مجموعے کی اشاعت میں کمترین کو جسقدر دشواریوں اور محنت کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ سابقہ اشاعتوں میں ۔ اسکی نصف بھی محنت اور دشواری نہیں پیش آئی ۔ مہنگائی ان تمام دشواریوں میں

سرفہرست ہے ۔ کاغذ کی گرانی ۔ کتابت اور چھپائی اور دیگر مراحل ہیں۔ پہلے سے بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنا پڑے ہیں ۔ اسی لئے مجبوراً اس مرتبہ ۔ ان کتابوں کے ہدیہ میں ۔ اضافہ کرنا پڑا پہلے جس کتاب کی لاگت چار روپیہ آتی تھی ۔ اب اُسی کتاب کی لاگت چھ روپیہ سے زائد ہو گئی ہے ۔ لہٰذا اپنے کرمفرماؤں سے معذرت کے ساتھ عرض ہے ۔ کہ اس اضافی قیمت کو میری مجبوری اور مہنگائی کا ثمر سمجھیں مالی مشکلات کیوجہ سے اس کی اشاعت میں تاخیر ہو گئی خیال تھا کہ یہ مجموعہ ۔ ربیع الاول شریف سے ایک ماہ پہلے شائع ہو جائیگا مگر محدود وسائل کیوجہ سے کام بہت سست رفتاری سے ہوا ۔ اور قدم قدم پر رکاوٹ اور تعطل پیدا ہوتا رہا لیکن اشاعت کے آخری لمحات میں کچھ کرمفرماؤں نے میرے ساتھ تعاون بھی اس

سنجیدگی اور دلجوئی سے کیا کہ مجھے ان کا ممنون ہونا پڑا۔

قاری صاحب جو میری کتابوں کی جلد بندی فولڈنگ وغیرہ کرتے ہیں اور محمد حبیب صاحب جو ان کتابوں کے پلاسٹک کور تیار کرتے ہیں اور اوکھائی مین کے مینیجر ہارون صاحب کا میں ممنون ہوں ساتھ ہی ساتھ میں ان کرمفرماؤں کا بھی مشکور ہوں جو ہر مرتبہ میری کتابوں کے شایع ہوتے ہی تعاون کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں احبابوں کو میرے مجموعے اپنی جیب سے خرید کر پیش کرتے ہیں۔ اور لوگوں سے میری کتابوں کا تعارف بھی کرتے ہیں۔

اس مرتبہ بھی ان حضرات نے شایع ہونے سے قبل ہی ایک ایک درجن۔ بعض بعض حضرات سے پچیس پچیس اور پچاس پچاس کتابوں کی پیشگی فرمائش کی ہے میں ان لوگوں کا مشکور رہنے کے

علاوہ۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان محسنوں کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے عشق رسول کی دولت میں اور اضافہ فرمائے آمین

دربار رسالت میں ہر سال ملک کے گوشے گوشے سے متعدد نعتوں کے گلدستے پیش ہوتے رہتے ہیں اور عاشقان رسول نذرانہ عقیدت پیش کر کے انعامات اور اکرامات سے نوازے جاتے ہیں میں بھی اسی آرزو کے تحت حتی الوسع کوشش کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ نذرانے پیش کر سکوں۔ شاید کوئی نذرانہ دربار رسالت میں قبول ہو کر میری مغفرت کا ذریعہ بن جائے

آمین۔ سگ دیارِ نبی۔ سکندر لکھنوی

۴؍ ربیع الاول ۹۹ھ

سفینۂ دل

یادِ طیبہ میں چلے آتے ہیں امڈ کے آنسو
جیسے اشکوں کے تلاطم میں سفینہ دل کا

سکندر لکھنوی

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	سید شجاعت علی صاحب قادری	
۲		
۳	گذارش احوال — سکندر لکھنوی	
۴	حمد رب العالمین جل شانہٗ	۱۷
۵	حمد ربّ ذو الجلال والاکرام	۱۸
۶	بندہ یہ حشر میں نہ ترا شرمسار ہو	۲۰
۷	اللہ اللہ اللہ ہو	۲۲
۸	ثنائے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳
۹	بنیادِ ایماں عشق محمد	۲۵
۱۰	خوابیدہ مقدر کو جگا دینگے یقیں ہے	۲۷
۱۱	میری عظمت ہے انہیں کے نام سے	۲۹
۱۲	آرزو	۳۲
۱۳	ہے حسن بیمثال جمیل الشیم ترا	۳۳

۱۴	دنیا مرے وجود کی رقصاں ہے یا نبی	۳۶
۱۵	انکی رحمت ہے ہمہ وقت زمانے کیلئے	۳۹
۱۶	بزم کو مشکبار ہونے دو	۴۲
۱۷	اک ذرہ ہی مل جائے اگر عشق نبی کا	۴۵
۱۸	ادب ہے شرط درِ فخر انبیاء کیلئے	۴۹
۱۹	ہاتھ یہ بات کام آئی	۵۲
۲۰	دیارِ طیبہ ہے میری منزل	۵۵
۲۱	جو مرے دل پہ گزرتی ہے سناؤں کیسے	۵۸
۲۲	فکر عقبیٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں	۶۱
۲۳	زندگی کے انہیں آداب سکھاتے ہیں	۶۳
۲۴	زندگی مصطفےٰ کی محبت میں ہے	۶۵
۲۵	دوجہاں کا وقار آپ سے ہے	۶۷
۲۶	جنکو سلطانِ مدینہ سے محبت ہوگی	۶۹
۲۷	بنا کے قرآں کو اپنا رہبر	۷۱
۲۸	ھجرِ مدینہ	۷۲
۲۹	پھر مدینے کی یاد آئی ہے۔	۷۴
۳۰	ارضِ طیبہ سے دوری گوارہ نہیں	۷۷

۳۱	دربارِ گہربار میں پھر نغمہ سرا ہو	۷۹
۳۲	کیف و طرب کو اور بڑھاتے چلے چلو	۸۱
۳۳	کرم سرکار کا ہر ہر قدم ہے	۸۴
۳۴	نظر میں آگیا رنگِ نکھار کیا کہنا	۸۷
۳۵	اللہ کی قدرت کا شہکار مدینے میں	۹۰
۳۶	لے جائے کبھی تمکو خدا انکی گلی میں	۹۲
۳۷	ہوتا ہے کروڑوں کا بھلا کوچۂ نبی سے	۹۵
۳۸	ملا ہے قرب کتنا؟ دور ہوکر	۹۷
۳۹	جشنِ معراج نبی	۱۰۰
۴۰	معراجِ رسول	۱۰۳
۴۱	ولادتِ سید المرسلین	۱۰۵
۴۲	رواں ہے آج بھی دریائے نور طیبہ میں	۱۰۷
۴۳	میرے غم کی دوا میرے دل کی صدا	۱۰۹
۴۴	جو کچھ ہے دوجہاں میں برائے حضور ہے	۱۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ربّ العالمین جل شانہ

حمد ربِّ ذوالجلال والاکرام

شکر بندوں سے ادا کیسے ہو؟ رحمان تیرا
منہ سے جو سانس نکلتی ہے وہ احسان تیرا

نعمتیں اتنی عطا کیں کہ نہیں جن کا شمار
فضل بندوں پہ ہر اک گام ہے یزداں تیرا

کہہ کے لاتقنطو مایوس کو مسرور کیا
یہ بھی اک فضل کا انداز ہے سبحاں تیرا

جن و انسان و ملک، شمس و قمر، شجر و حجر
نور ہی نور ہے ہر شے میں نمایاں تیرا

ذرہ ذرہ تیری توحید کے گن گاتا ہے
پتہ پتہ ہے ہمہ وقت ثنا خواں تیرا

تیری صنّاعی و حکمت تری رزاقی کا
تذکرہ ہے لبِ مخلوق پہ ہر آن تیرا

ساری مخلوق میں انسان کو ممتاز کیا
ابنِ آدم پہ کرم خاص ہے رحماں تیرا

خالقِ کُل ہے تو لاریب تیرا فضل و کرم
کافر و مشرک و مومن پہ ہے یکساں تیرا

بگڑی بن جائے بھرم حشر میں رہ جائیگا
فضل ہو جائے جو یارب سرِ میزاں تیرا

کر خطا معاف سکندر کی کہ ستّار ہے تو
اپنے جرموں سے یہ بندہ ہے پشیماں تیرا

بندہ یہ تیرا حشر میں نہ شرمسار ہو

یوم النشور مجھ پہ کرم کردگار ہو
محبوب کے غلاموں میں میرا شمار ہو

وہ کام میں کروں کہ ہو جس میں تیری رضا
ہر کام کا "رضا" پہ تیری انحصار ہو

وقتِ نزع نصیب ہو دیدارِ مصطفےٰ
مرقد کی سرزمین نبی کا دیار ہو

مرنے سے قبل کردے گناہ معاف اے خدا
بعد فنا گناہوں کا مجھ پہ نہ بار ہو

آساں ہو سوال نکیرین قبر میں
یہ مرحلہ بھی حل میرے پروردگار ہو

امداد کیلئے مری آجائیں مصطفےٰ
خوشبوئے مصطفےٰ سے لحد مشکبار ہو

ہو سہل مجھ پہ عالم برزخ کی مشکلیں
ہر ہر قدم پہ فضل ترا کردگار ہو

میرے کریم بادۂ کوثر بھی ہو عطا
جب تشنگی محشر سے جاں بیقرار ہو

جاؤں در رسول پہ تکمیل حج کے بعد
یہ فضل بھی نصیب مجھے بار بار ہو

ہے لاج تیرے ہاتھ سکندر غریب کی
بندہ یہ تیرا حشر میں نہ شرمسار ہو

اللہ اللہ ۔ اللہ ھو

تو ہی مالک تو ہی خدا ہے   تو نے جو بخشا ہمکو ملا ہے
بانٹنے والے تیرے محمدؐ   تو ہے معطی تیری عطا ہے

اللہ اللہ اللہ ھو

بندوں پر احسان ہے تیرا   فضل و کرم رحمان ہے تیرا
تیرے بھکاری ادنیٰ و عالی   منگتا ہر سلطان ہے تیرا

اللہ اللہ ۔ اللہ ھو

صحرا گلشن شہر و ممالک   ان سب کا ہے تو ہی مالک
کیا صوفی ابدال و عارف   کہتے ہیں سب غوث و مالک

اللہ اللہ ۔ اللہ ھو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثنائے

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کون و مکاں میں نور ہے تیرا　　سب پہ کرم دستور ہے تیرا
حامل جلوہ طور ہے تیرا　　کعبہ۔ طیبہ جلوہ گاہیں

اللہ اللہ۔ اللہ ہو

اپنا نبی ذیشان دیا ہے　　تو نے ہمیں قرآن دیا ہے
جس نے ہمیں ایمان دیا ہے　　دکھلا کر عرفان کی منزل

اللہ اللہ۔ اللہ ہو

حسن عمل سے دور ہوں یارب　　عصیاں سے رنجور ہوں یارب
میں بے کس مجبور ہوں یارب　　تیرے کرم کی آس ہے مجھکو

اللہ اللہ۔ اللہ ہو

کوئی نہیں ہے میرے داور　　تیرا شریک اور تیرا ہمسر
رکھتا ہے ایماں سکندر　　کون و مکاں کا تو ہے مالک

اللہ اللہ۔ اللہ ہو

بُنیادِ ایماں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بنیادِ ایماں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سرمایۂ جاں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انکی اطاعت حق کی اطاعت۔ انکی محبت حق کی محبت
فرمانِ رحماں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صوفی و عارف ابدال و سالک انکے جویا انکے طالب
تکمیلِ عرفاں۔ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر سے انکے پُرنور سینہ۔ یاد سے انکے دل ہے مدینہ
کعبۂ ایماں۔ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ قرآں ذاتِ محمد آیاتِ قرآں نعتِ محمد
تفسیرِ قرآں۔ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دل کی کثافت سب دور کردے تاریکی دل کا فور کردے
شمعِ فروزاں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عشقِ نبی ایماں کی حفاظت۔ عشقِ نبی بنیادِ شفاعت
حشر کا ساماں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عشقِ نبی سرکار کی رحمت عشقِ نبی خالق کی عنایت
عظمتِ انساں۔ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت و شفقت کام محمد۔ درد کا درماں نام محمد
دافعِ حرماں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

انکی غلامی شاہی سے بہتر۔ انکی گدائی فخرِ سکندر
نعمتِ رحماں عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوابیدہ مقدر کو جگائینگے یقیں ہے

سرکار ترس ہم پہ بھی کھائینگے یقیں ہے
ہمکو بھی مدینہ میں بلائینگے یقیں ہے

اک روز تو از راہ کرم سرور عالم
خوابیدہ مقدر کو جگائینگے یقیں ہے

وہ وقت بھی آئیگا ۔ کہ سرکار کو جا کر
روداد الم اپنی سنائینگے یقیں ہے

وہ رحمت عالم ہیں سرِ حشر کرم سے
عاصی کو بھی دامن میں چھپائینگے یقیں ہے

فرقت میں جو روتے ہیں یہاں آج تو اُن کو
کل حشر میں سرکار ہنسائینگے یقیں ہے

جب گرمیٔ محشر میں وہ دیکھیں گے تڑپنا
کوثر کا ہمیں جام پلائینگے یقیں ہے

ہنگام نزع شربت دیدار پلا کر
مشکل مری آسان بنائینگے یقیں ہے

تاریکیٔ مرقد کو بھی پُر نور بنانے
امداد کو تشریف وہ لائینگے یقیں ہے

میلاد محمد جو آتے ہیں ادب سے
وہ اس کا صلہ حشر میں پائینگے یقیں ہے

اک بار تو پھر جا کے مدینے میں سکندر
سرکار کو ہم نعت سنائینگے یقیں ہے

میری عظمت ہے انہیں کے نام سے

جو نہ سُلجھے کوشش ناکام سے
حل ہوتے وہ کام اُنکے نام سے

جب سے اُن کے در سے وابستہ ہوں میں
کٹ رہی ہے زندگی آرام سے

انکی رحمت سے رہائی مل گئی
مکرِ دُنیا کے سنہری دام سے

نسبتِ آقا ہے برَدوں کا بھرم
میری عظمت ہے انہیں کے نام سے

اُن کی اک چشمِ کرم ہونے تو دو
پُوچھ لونگا گردشِ ایام سے

ساقیٔ کوثر ہیں محبوبِ خدا
وہ نوازینگے ہمیں بھی جام سے

فضلِ خالق سے ہی ہوگی مغفرت
مطمئن ہوں اسلئے انجام سے

چشمِ نم ۔ دل میں تڑپ ہو گی سند

وہ نوازینگے جسے انعام سے

قلبِ ساجد ہے سب کچھ ٹھیک ہے

کچھ نہ ہو گا تسبیح و احرام سے

دینگے پہلو میں جگہ اہلِ نظر

رابطہ پیدا کرو خدام سے

کیا ثنا تیری ہو ممدوحِ خدا

اک سکندر عاجز و گمنام سے

آرزو

کرم ہم پہ بجاہِ مصطفیٰ کر

خداوندا تیری قدرت کے صدقے

ہمیں ثابت قدم رکھ با وفا کر

غلامیٔ محمد مصطفیٰ میں

مقامِ مصطفیٰ سے آشنا کر

جو ناواقف ہیں بندے انکو مولیٰ

نظامِ مصطفیٰ کامل عطا کر

ہمارے ملک میں فی الفور یارب

﴿۸۶﴾

ہے حسن بے مثال جمیل الشیم ترا

قبضہ ہے کائنات پہ شاہِ اُمم ترا
کوثر ہے تیری ملک تو باغِ ارم ترا

تو نائبِ خدا ہے خدا کا حبیب ہے
دونوں جہاں پہ حق ہے خدا کی قسم ترا

کونین بھر میں ہمسر و ثانی کوئی نہیں
ہے حسن بے مثال جمیل الشیم ترا

وہ رحمتِ دوام ہے تو کائنات میں
سایہ فگن ہے خلق پہ دستِ کرم ترا

ہجرت کی شب ہو بدر کہ خندق ہو یا حنین
رکھا ہے ہر جگہ پہ خدا نے بھرم ترا

قبلہ کی سمت بھی تری خاطر بدل گئی
خالق کو ناگوار ہے محبوب غم ترا

کعبہ سے بھی جمالِ فضیلت میں ہے فزوں
اللہ کے حبیب دیارِ حرم ترا

غیروں کا بھی سوال کبھی رد نہیں کیا
یہ لطف و التفات شہ ذی حشم ترا

قطرہ کسی نے مانگا تو دریا عطا کیا
اللہ رے یہ بخشش وجودِ اتم ترا

ہم کو بھی اُسکے سائے میں آقا جگہ ملے
میدانِ حشر میں جب علم ہو علم ترا

للہ حالِ زار سکندر پہ ہو کرم
ہے منتظر کرم کا گدائے کرم ترا

دُنیا مرے وجود کی رقصاں ہے یا نبیؐ

دلمیں خیال آپکا مہماں ہے یا نبیؐ
آباد دل ہے رُوح غزلخواں ہے یا نبیؐ

کتنی حسین یاد ہے سرکار آپ کی
دُنیا مرے وجود کی رقصاں ہے یا نبیؐ

نام حضور میرا وظیفہ ہے روز و شب
عاصی کے یہ سکوں کا ساماں ہے یا نبیؐ

دل ہے گداز خوگر گریاں ہے چشم نم
لاریب آپ ہی کا یہ احسان ہے یا نبیؐ

دنیا کے تخت و تاج کی حاجت ہو کیوں مجھے
ہر اک غلام آپ کا سلطان ہے یا نبیؐ

تعمیل حکم کیوں نہ کریں شمس اور قمر
کل کائنات تابعِ فرماں ہے یا نبیؐ

صدقے میں آپ ہی کے شہنشاہِ بحر و بر
دونوں جہاں میں عظمتِ انساں ہے یا نبیؐ

جن و بشر۔ ملائک و قدسی باصفا
ہر فرد آپ ہی کا ثنا خواں ہے یا نبیؐ

سرکار ہیں کریم۔ کرم کی بھی حد نہیں
دراصل تنگ میرا ہی داماں ہے یا نبیؐ

اے دافعِ بلاؤ و بارِ رحمتِ دوام
امت شکارِ گردشِ دوراں ہے یا نبیؐ

یہ ذوقِ نعت ہی ہے سکندر کی زادِ راہ
محشر میں یہ نجات کا ساماں ہے یا نبیؐ

۸۶

اُنکی رحمت ہے ہمہ وقت زمانے کیلئے

یاد آئی ہے مدینے کی رُلانے کیلئے
اشک بیتاب ہیں برسات منانے کیلئے

آپکی بندہ نوازی کے تصدق جاؤں
اذن عاصی کو عطا کیجئے آنے کیلئے

غم کے طوفاں میں ہے سرکار سفینۂ دل کا
ناخدا آئیے ساحل پہ لگانے کیلئے

اپنے ہی در کا بنا لیجئے سرکار مجھے
یہ گدا جائے کہاں ٹھوکریں کھانے کیلئے

آپ ہی رحمتِ عالم ہیں مرے آقا ہیں
دل کے ناسور کسے جاؤں دکھانے کیلئے

ہم ہیں محتاج ہمیں صدقۂ حسنینؓ ملے
آپ کے در کی سخاوت ہے زمانے کیلئے

اک اشارہ بھی سرِ حشر بہت ہے آقا
ہم گنہگاروں کو دوزخ سے بچانے کیلئے

بے طلب بھی وہ کرم کرتے ہیں مجبوروں پر
انکی رحمت ہے ہمہ وقت زمانے کیلئے

دو گھڑی بیٹھ کے سستا لو سکندر تم بھی
یہ سمجھ کر کہ یہاں آئے ہو جانے کیلئے

بزم کو مشکبار رہنے دو

قلب کو بیقرار رہنے دو
عشق کو اشکبار رہنے دو

دل مچلنے دو درد بڑھنے دو
فضلِ پروردگار رہنے دو

دھل رہی ہے سیاہئی عصیاں
چشم کو اشکبار رہنے دو

میری آنکھوں کے قیمتی آنسو
اُن کے مرقد پہ نثار ہونے دو

آنسوؤں سے سکندرؔ مضطر
صاف دل کا غبار ہونے دو

نعت خوانی سے اہلِ محفل پر
رحمتوں کا حصار ہونے دو

ذکر سے اُن کی زُلفِ عنبر کے
بزم کو مُشکبار ہونے دو

جام پینے دو دیدِ بطحٰی کے
چشم وقفِ خُمار ہونے دو

تذکرے سے دیارِ طیبہ کے
دل کو باغ و بہار ہونے دو

۴۸۶

اِک ذرّہ ہی ملجائے اگر عشقِ نبی کا

ارماں ہے مرے دل میں دیارِ نبوی کا
بردہ ہوں میں دربارِ رسولِ عربی کا

شہرت کا میں طالب ہوں نہ دولت کا پجاری
نازاں ہوں کہ اک سگ ہوں مدینے کی گلی کا

سلطانِ مدینے نے کئی بار نوازا
عالم ہے وہی پھر بھی میری تشنہ لبی کا

ملتی ہے مجھے بھیک ضرورت کے مطابق
کیوں جائے کہیں اور گدا انکی گلی کا

میں بردۂ کمتر ہوں ابوبکرؓ و عمرؓ کا
سائل ہوں درِ حضرت عثمانؓ و علیؓ کا

اللہ کے محبوب سے نسبت کی بدولت
تابندہ ہوا نام اویسِ قرنی کا

لاریب چمک جائے مقدر کا ستارہ
اک ذرّہ ہی ملجائے اگر عشقِ نبی کا

ہوتے ہیں وہ خوش بخت ہی مہمانِ مدینہ
جن پر ہے کرم سیّدِ مکی مدنی کا

ہو جاؤ فنا عشقِ محمدؐ میں سکندر
نسخہ ہے مجرب یہ حیاتِ ابدی کا

﴿۸۶﴾

ادب ہے شرط درِ فخرِ انبیاءؑ کیلئے

کھلے ہیں بابِ کرم جسکے ہر گدا کیلئے
ترس رہا ہوں اُسی شہرِ جاں فزا کیلئے

درود پڑھتا ہوں اشکوں سے پہلے کرکے وضو
قلم اُٹھاتا ہوں پھر نعتِ مصطفٰےؐ کیلئے

بچھڑ کے ارضِ مدینہ سے کیسے چین آئے
یہی تو ایک ٹھکانہ ہے بے نوا کیلئے

جو جیتا رہیں فرقت میں ارضِ طیبہ کی
بلا ہی لیجئے قدموں میں اب خدا کیلئے

حضور آپکی نسبت ہی میرا سب کچھ ہے
یہی نجات کا ذریعہ ہے پُرخطا کیلئے

سجا کے نعت و درود و سلام کی ڈالی
میں آج لایا ہوں دیارِ مصطفٰےؐ کیلئے

خزانے بخشش و رحمت کے ہیں مدینے میں
ہر ایک مفلس و نادار و غمزدہ کیلئے

ادب سے ملتا ہے سب کچھ حضور کے در سے
ادب ہے شرط درِ فخر انبیاء کیلئے

بھکاری ہم بھی ہیں آقا ہمیں بھی بھیک ملے
حضور شیرِ خدا شاہ کربلا کیلئے

انہیں کو ملتی ہے جب رسول کی دولت
خلوص دل میں جو رکھتے ہیں اولیاء کیلئے

عطا ہو اذنِ حضوری ۔ حضور بار گرد
خطا شعار سکندر کو پھر خدا کیلئے

---

(۸۶)

ہاتھ یہ بات کام کی آئی

یادِ سرکار جب کبھی آئی
چشم میں بخدا نمی آئی

کلفتِ ہجر میں درود پڑھا
جوش گریہ میں کچھ کمی آئی

میرے آقا کے اک تبسم سے
خشک پھولوں میں تازگی آئی

انکے ذکرِ جمیلِ پیہم سے
مُردہ قلبوں میں زندگی آئی

جب پھنسی بحرِ غم میں کشتیٔ دل
ذات ہی کام آپ کی آئی

اُن کی صحبت سے دل ہوتے روشن
علم و عرفان و آگہی آئی

کبر و نخوت غرور دل سے مٹے
انکسار آیا۔ عاجزی آئی

انکا دامن ہے عافیت کا امیں
ہاتھ یہ بات کام کی آئی

اے سکندر پڑھو درود و سلام
عید میلاد کی گھڑی آئی

۸۶

دیار طیبہ ہے میری منزل

دیار طیبہ ہے میری منزل اُس کی جانب نظر لگی ہے
حضور انور کے آستاں سے ہماری وابستہ زندگی ہے

وہ ارض طیبہ کی پاک گلیاں۔ جہاں پہ کھلتی ہیں دل کی کلیاں
جہاں پہ ملتا ہے غم کا درماں وہیں پہ جانے کی لو لگی ہے

جہاں پہ ہے رحمتوں کا مخزن۔ جہاں کے صحرا ہیں مثل گلشن
وہیں یہ یارب ہو میرا مدفن یہی تمنائے آخری ہے

بشر ۔ رجنا کا ذکر کیا ہے فرشتے آتے ہیں دست بستہ
جہاں پہ جبرئیل ہیں سلامی۔ وہ بارگاہ محمدی ہے

قسیم جنت قسیم کوثر۔ حبیب خالق۔ شفیع محشر
جو بعد خالق ہے سب سے افضل وہ ذات اقدس حضور کی ہے

خدائے برحق کی نعمتیں سب حضور کے دست پاک میں ہیں
ملی ہے جسکو بھی کوئی نعمت وہ میرے سرکار سے ملی ہے

ازل سے جاری ہے انکی مدحت رہیگی جاری یونہی ابد تک
خدا کی منشا ہے جنکی مدحت۔ وہ ذات اقدس محمد کی ہے

بڑی مبارک ہے اُسکی قسمت جسے میسر ہے اُنکی نسبت
غلامی اُنکی سکندری ہے گدائی اُنکی تونگری ہے

نہ راہ کی مشکلیں ہیں حائل ۔ نہ مفلسی اُسکو روکتی ہے
وہ جسکو چاہیں بُلالیں در پہ یہ میرے سرکار کی خوشی ہے

نثار اُس پر دلِ سکندرؔ خدا کا فضلِ اتم ہے اُسپر
دیارِ طیبہ میں جسکو دوگز برائے مدفن زمیں ملی ہے

جو مرے دل پہ گزرتی ہے سُناؤں کیسے

سوزشِ ہجر میں آنسو نہ بہاؤں کیسے؟
دل میں جو آگ لگی ہے وہ بُجھاؤں کیسے؟

ہجرِ طیبہ کی خلش رکھتی ہے بےچین مجھے
جو مرے دل پہ گزرتی ہے سُناؤں کیسے؟

اہلِ دل ہی مرے حالات سمجھ سکتے ہیں
داغہائے غمِ پنہاں کو دکھاؤں کیسے؟

دل تو کہتا ہے کہ میں جلد مدینے پہنچوں
شرم کہتی ہے منہ آقا کو دکھاؤں کیسے؟

اذن مل جائے تو اسباب بھی بن جائینگے
بے اجازت درِ سرکار پہ جاؤں کیسے؟

بام و در منبر و محراب ریاض الجنۃ
سب ہیں تسکین نظر کس کو بھلاؤں کیسے؟

سبز گنبد کی دل آویز ضیاؤں کی قسم
سیری ہوتی نہیں نظروں کو ہٹاؤں کیسے؟

وہ تہجد کی نمازوں میں سرور و مستی
لذت و کیف کو تحریر میں لاؤں کیسے؟

حضرت شبرؓ و شبیرؓ مرے آقا ہیں
ان کے قدموں پہ میں قربان نہ جاؤں کیسے؟

میرے اشعار مری فکر کا آئینہ ہیں
اے سکندر میں زمانے کو بتاؤں کیسے؟

فکرِ عقبیٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں

عشق مولیٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یادِ بطحیٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں

مال و اولاد جان سے بڑھکر
عشق اِنکا نہیں تو کچھ بھی نہیں

گر تصور میں۔ رحمتِ کُل کا
روئے زیبا نہیں تو کچھ بھی نہیں

دل میں یادِ نبیؐ کے جلوؤں سے
گر اُجالا نہیں تو کچھ بھی نہیں

نام نامی نگینۂ دل پر
نقش اِنکا نہیں تو کچھ بھی نہیں

گنبدِ سبز کی بہاروں کو
جسنے دیکھا نہیں تو کچھ بھی نہیں

اُنکے جلوؤں کو ڈھونڈنے والو
چشمِ بینا نہیں تو کچھ بھی نہیں

اُنکی اُلفت ہے اُلفتِ خالق
گر یہ سمجھا نہیں تو کچھ بھی نہیں

عکسِ کعبہ کے ساتھ ہی دل میں
گر مدینہ نہیں تو کچھ بھی نہیں

اے سکندر حیاتِ فانی میں
فکرِ عقبیٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں

زندگی کے انہیں آداب سکھا دیتے ہیں

میرے آقا جسے اک جام پلا دیتے ہیں
اُسکے خوابیدہ مقدر کو جگا دیتے ہیں

جسکو سرکار دکھلاتے ہیں جمالِ انور
اُسکی آنکھوں سے حجابات اُٹھا دیتے ہیں

جس پہ اندازِ کریمی سے نظر کرتے ہیں
دل سے عصیاں کی سیاہی کو مٹا دیتے ہیں

دیکے پیغامِ خدا حسنِ عمل سے اپنے
راہ گم کردوں کو خالق سے ملا دیتے ہیں

اُن کے دامن میں جو آتے ہیں سوالی بنکر
اُنکو افکارِ دو عالم سے چھڑا دیتے ہیں

فیضِ صحبت سے بدل دیتے ہیں دل کی دُنیا
سچ تو یہ ہے کہ وہ انسان بنا دیتے ہیں

درس دیکر وہ محبتوں کو صلہ رحمی کا
زندگی کے انہیں آداب سکھا دیتے ہیں

راہ میں اُنکی بچھاتے ہیں جو خار و پتھر
بدلہ لینے کے عوض اُنکو دُعا دیتے ہیں

اپنے جلووں سے سکندر وہ لحد میں آکر
قبرِ تاریک کو پُرنور بنا دیتے ہیں

زندگی مصطفےٰ کی محبت میں ہے

اُسکی قسمت پہ صدقے دلِ دوجہاں دید شاہ دنیٰ جسکی قسمت میں ہے
وہ گنہگار عاصی و خاطی سہی یہ حقیقت ہے گھر اُس کا جنت میں ہے

یاد میں چشم پُر نم رہے غم نہیں۔ ذکرِ محبوب بھی وصل سے کم نہیں
بے لقائے نبی قلب بے جان ہے۔ زندگی مصطفٰی کی محبت میں ہے

ہے حقیقت یہ اے دلفگاروں سنو ہے صداقت یہ اے غم کے ماروں سنو
ساری دنیا میں دل کو میسر نہیں جو سکوں بارگاہِ نبوت میں ہے

فضل معبود سے رحمتِ کل ہیں یہ دو جہاں کیلئے قاسم کل ہیں یہ
حق تعالٰی کی ہر رحمت و ہر عطا میرے آقا کے داماں رحمت میں ہے

عزت و کامرانی کی خواہش ہے گر۔ دین و دنیا میں گر چاہتے ہو مفر
تھام لو دامانِ پاک خیر البشر۔ کامیابی ایسی در کی نسبت میں ہے

کیوں نہ لکھوں پڑھوں نعت شاہِ اُمم اے سکندر یہ سب ہے انہیں کا کرم
دل کی آسودگی روح کی تازگی۔ تاجدار دو عالم کی مدحت میں ہے

دو جہاں کا وقار آپ سے ہے

دو جہاں کا سنگھار آپ سے ہے
سارا حُسن و نکھار آپ سے ہے

بزمِ ہستی کی رونق و نکہت
صرف جانِ بہار آپ سے ہے

آپ نوشاہِ بزمِ قدرت ہیں
سارا عزّ و وقار آپ سے ہے

پوری کرتا ہے ہر دلی خواہش
رب کو اس درجہ پیار آپ سے ہے

عاصیوں پر خدائے برحق کی
بخشش بے شمار آپ سے ہے

حشر کے دن نجات کی اُمید
رحمت کردگار آپ سے ہے

ہم غریبوں کا فاقہ مستوں کا
چین صبر و قرار آپ سے ہے

ہر گلی کوچہ ارضِ طیبہ کا
آج باغ و بہار آپ سے ہے

ارضِ طیبہ کی عطر بیز فضا
اصل میں مشکبار آپ سے ہے

یہ سکندر گناہ بے حد سے
یا نبی شرمسار آپ سے ہے

جسکو سلطانِ مدینہ سے محبت ہوگی

جسکے دلمیں شہہِ کونین کی اُلفت ہوگی
اسکو محشر میں خوشی ہوگی مسرت ہوگی

ملحد و کافر و مشرک کو تو ہوگی زحمت
اہل ایماں کیلئے محشر میں رحمت ہوگی

جان و دل سے جو ہیں محبوبِ خدا کے عاشق
وقف انکے لئے سرکار کی شفقت ہوگی

پُل پہ میزان پہ کوثر پہ جہاں جائینگے
ساتھ میں رحمتِ کونین کی رحمت ہوگی

اپنی قبروں سے جب اٹھینگے یہ انشاءاللہ
وردِ لب سرورِ کونین کی مدحت ہوگی

دیکھکر شانِ غلامانِ شہنشاہِ دنیٰ
حشر میں حور و ملائک کو بھی حیرت ہوگی

قربِ دنیا میں جسے جتنا میسّر ہوگا
خلد میں بھی اُسی ترتیب سے قربت ہوگی

دیکھکر کرسئ محمود پہ جلوہ فرما
منکرانِ شہہ کونین کو خفت ہوگی

پار لگ جائیگی اُن سب کی سکندر کشتی
جنکو سلطانِ مدینہ سے محبت ہوگی

بنا کے قرآں کو اپنا رہبر نبیؐ کی سنت پہ چل رہے ہیں

بنا کے قرآں کو اپنا رہبر نبیؐ کی سنت پہ چل رہے ہیں
یہ انکی نسبت کی برکتیں ہیں کہ گرتے گرتے سنبھل رہے ہیں

نبیؐ کے جود و کرم کے صدقے کہ کام رکتا نہیں ہے کوئی
حضور کے رحمت و کرم سے ہمارے سب کام چل رہے ہیں

ہے انکو امت سے پیار ایسا۔ ہمیں بچاتے ہیں ہر بلا سے
عذاب قدرت زمیں پہ آکر کرم کے سانچے میں ڈھل رہے ہیں

ہو آنکھ والا تو کوئی دیکھے۔ نوازش سرور دو عالم
دیار طیبہ کی سرزمیں پر کرم کے چشمے ابل رہے ہیں

کہیں ابھرتا ہے ڈوبا سورج کہیں ہیں شق القمر کے جلوے
بہ پاس خاطر حبیب اکرم نظام قدرت بدل رہے ہیں

وہ رحمت کل حبیب داور ہمارے سب کچھ ہیں اے سکندر
انہیں کے صدقے میں جی رہے ہیں انہیں کے ٹکڑوں پہ پل رہے ہیں

هجر مدینہ

پھر مدینے کی یاد آئی ہے

آنکھ اشکوں سے ڈبڈبائی ہے
پھر مدینے کی یاد آئی ہے

دل ہے بیتاب رُوح مُضطر ہے
شاق دل پر بہت جدائی ہے

کاروانِ حواس وہوش لٹا
یا حبیبِ خُدا دُہائی ہے

دیکھکر رنگ سبزہ و گل کا
سبز گنبد کی یاد آئی ہے

اذن جنکو ملا مدینے کا
اُسنے دل کی مُراد پائی ہے

حسن و رنگ و نکھار طیبہ کا
جسنے دیکھا وہ ہی فدائی ہے

کیف و مستی میں اشک کے موتی
سبز گنبد کی رُونمائی ہے

تیرے انداز کہہ رہے ہیں نسیم
تو مدینے سے ہو کے آئی ہے

وہ بڑا خوش نصیب ہے جسکو
ارضِ طیبہ میں موت آئی ہے

انکے قدموں پہ مرنے والوں نے
زندگانی دوام پائی ہے

جس پہ قرباں ہے عظمتِ کعبہ
وہ مدینے کی دلربائی ہے

تج دے دنیا کو اب سکندر نے
اپنے آقا سے لَو لگائی ہے

ارضِ طیبہ سے دُوری گوارہ نہیں

چشم نمناک ہے رُوح بیتاب ہے قلبِ مضطر پہ قابو ہمارا نہیں
ساری دُنیا کے غم ہیں گوارا مگر ارضِ طیبہ سے دُوری گوارا نہیں

ہجرِ طیبہ میں ہے دل پہ اک بارِ غم ۔ قلبِ مہجور ہے مبتلائے الم
یا شفیعِ امم کیجیے پھر کرم ۔ ضبط کا اب مرے دل کو یارا نہیں

غم کے طوفان میں ہے دلِ غمزدہ ، کشتی پہ ہیں موجیں مخالف ہوا
سارا ماحول تاریک ہے مصطفےٰ ۔ دُور و نزدیک کوئی کنارا نہیں

المدد المدد یا شفیعِ الوریٰ ۔ ہو کرم کی نظر از برائے خدا
اب بجز آپ کے یا حبیبِ خدا ۔ کوئی غمخوار و ہمدم ہمارا نہیں

یاد آتی ہیں طیبہ کی رعنائیاں عشق رہ رہ کے لیتا ہے انگڑائیاں
اپنی مجبوریاں بھی ہیں پیشِ نظر ۔ اپنے دل پہ بھی قابو ہمارا نہیں

ہو عطا اذنِ طیبہ شہِ ذو المنن دیکھوں ارضِ مدینہ کا نوری چمن
از پئے غوثِ اعظمؒ پئے پنجتنؑ ۔ شدتِ ہجرِ طیبہ گوارا نہیں

میرے حامی ہیں سُلطانِ ہندالولی ۔ مہربان شاہِ بغداد غوثِ جلی
ہے تو نادار و عاصی سکندر مگر ۔ یہ حقیقت ہے کہ بے سہارا نہیں

دربارِ گہربار میں پھر نغمہ سرا ہو

اک چشمِ کرم ۔ شاہِ اُمم سوئے گدا ہو
بیتاب ہے دل ہجر میں تسکین عطا ہو
محروم کئی سال سے ہے ہجر کا مارا
امسال تو عاصی پہ کرم بہرِ خُدا ہو
ہو ایسی کرم بارِ نظر قلب پہ آقا
مٹ جائیں گناہ معاف ہر اک جرم و خطا ہو
محفوظ رہوں مکر سے شیطان لعیں کے
اور خاتمہ ایماں پر اے شاہِ دنی ہو

ہو کلمہ توحید وظیفہ دمِ آخر
ہنگام نزع لب پہ مرے حمد و ثنا ہو
اُمت ہے گنہگار کرم کیجئے آقا
تم رحمتِ کونین ہو محبوبِ خُدا ہو
مخلوق ہے سرکار کی آغوشِ کرم میں
سُلطان ہو محتاج ہو آقا ہو گدا ہو
جرأت تو نہیں عرض کی لیکن ہے تمنا
سرکار کبھی خواب میں دیدار عطا ہو
ہرگز نہ میرے کو میں آنکھوں میں لگاؤں
سُرمے کی عوض آپکی خاکِ کفِ پا ہو
پھر اذن ملے آتے مدینے میں سکندر
دربارِ گہربار میں پھر نغمہ سرا ہو

مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو روانگی

کیف و تڑپ کو اور بڑھاتے چلے چلو
دلمیں چراغِ عشق جلاتے چلے چلو

سلطانِ کائنات کے در پر ہے حاضری
احساس چشمِ تر کو دلاتے چلے چلو

جاتے ہو بھیک لینے درِ تاجدار پر
صورت بھی سائلوں کی بناتے چلے چلو

توفیق جس نے بخشی ہے اس کارِ خیر کی
گن اُسکے گام گام پہ گاتے چلے چلو

حمد خدا و نعتِ نبی وِردِ لب رہے
دامن کو معصیت سے بچاتے چلے چلو

وِردِ درود پاک کی ضرب جبیں سے
سوتے ہوئے نصیب جگاتے چلے چلو

دُھن ہو تو صرف دیدِ دیارِ نبی کی ہو
دُنیا کی خواہشوں کو بُھلاتے چلے چلو

منزل کٹھن طویل سفر ہے تو خوف کیا؟
چشمِ اجل سے آنکھ ملاتے چلے چلو

اُس تاجدارِ حسن کی تعظیم کیلئے
آنکھوں کو فرشِ راہ بناتے چلے چلو

عفوِ گناہ بخششِ عصیاں کے واسطے
آنکھوں سے اشک اپنی بہاتے چلے چلو

وہ سامنے ہیں دیکھو مدینے کے کوہسار
اے زائرو! قدم کو بڑھاتے چلے چلو

خاموش رہ کے چلنا سکندر روا نہیں
نعتِ رسولِ پاک سناتے چلے چلو

کرم سرکار کا ہر ہر قدم ہے

نہ کوئی فکر ہے مجھکو غم ہے
کہ میرے روبرو بابِ حرم ہے

زہے قسمت درِ طیبہ پہ حاضر
گدائے کوچۂ شاہِ امم ہے

دل بیتاب مچلا جا رہا ہے
نظر اشکوں کی طغیانی سے نم ہے

سکوں روح و دل شاہد ہیں اسکے
کہ طیبہ بالیقیں رشکِ ارم ہے

یہاں جن و ملائک ہیں مؤدب
جبینِ قدسی عرشی بھی خم ہے

زمانے کی حوادث کیا کرینگے؟
اب عاصی زیرِ دامانِ کرم ہے

خدائی کیا خدا خود ہے ثنا خواں
مرا ممدوح ایسا ذی حشم ہے

وہ فخرِ کائناتِ لم یزل ہیں
کروں تعریف میں جتنی بھی کم ہے

زمیں و آسماں زیرِ تصرف
مقامِ عرش بھی زیرِ قدم ہے

خدا کا فضل ہے مجھ سے نوا پر
کرم سرکار کا ہر ہر قدم ہے

سکندر بے شبہ ممدوح میرا
شفیع المذنبیں شاہِ امم ہے

نظر میں آگیا رنگِ خُمار کیا کہنا

نزولِ رحمتِ پروردگار کیا کہنا
سحر کے وقت حرم کی بہار کیا کہنا

جمالِ گنبدِ خضرا کی تابشوں کی قسم
بہارِ خُلد ہے اُن پر نثار کیا کہنا

مقامِ عرشِ بریں سے بجانبِ خضرا
وہ رحمتوں کی برستی پھُوار کیا کہنا

نظر نے گنبدِ خضرا کے کیا لیئے بوسے
نظر میں آگیا۔ رنگِ خمار کیا کہنا

پہونچ کر روضۂ اطہر کی جالیوں کے قریں
شگفتہ دل میں رُخوں پر نکھار کیا کہنا

مواجہۂ شہہ کونین میں بوقتِ سلام
وہ بیخودیٔ دلِ بیقرار کیا کہنا

یہاں پہ بن گئے آکر نگاہ و قلب رقیب
نظر فدا ہے تو دل ہے نثار کیا کہنا

گلوں کا ذکر ہی کیا ہے کہ گل تو پھر گل ہیں
گلوں کی نکہتیں رکھتے ہیں خار کیا کہنا

بھلایا ہم کو نہ معراج میں بھی آقا نے
گنہگاروں سے اُنکا یہ پیار کیا کہنا

بہ التفات و کرم بے نوا سکندر پر
ترے کرم کا شہہ دیوقار کیا کہنا

اللہ کی قدرت کا شہکار مدینے میں

رحمت کا مہکتا ہے گلزار مدینے میں
ہے رشکِ گلِ خنداں ہر خار مدینے میں

ہر درد کا درماں ہے ہر مرض کا شافع ہے
پاتے ہیں شفا جا کر بیمار مدینے میں

ہو دیدۂ بینا تو اے اہلِ خرد دیکھو
اللہ کی رحمت کا شہکار مدینے میں

جس طرح سے کھنچتے ہیں پروانے سوئے شمع
جاتے ہیں اسی طرح زوار مدینے میں

میخانۂ بطحیٰ کے جام مئے عرفانی
پیتے ہیں نگاہوں سے مےخوار مدینے میں

گر جائیگی نظروں سے دنیا کی حسیں جنت
جا کر تو ذرا دیکھو اک بار مدینے میں

اللہ کی ہر نعمت ملتی ہے اسی در سے
ہے قاسم نعمت کا دربار مدینے میں

یہ جنت ارضی ہے جنت ہی کا ٹکڑا ہے
جنت کے نمایاں ہیں آثار مدینے میں

ایسے بھی خوش قسمت کچھ لوگ ہیں خوش جنکو
ہر سال بلاتے ہیں سرکار مدینے میں

اک صرف نکمے تھے طیبہ میں سکندر ہم
ورنہ سبھی اچھے تھے۔ زوار مدینے میں

لے جائے کبھی تم کو خدا اُن کی گلی میں

دیتا ہے بھکاری جو صدا اُن کی گلی میں
ملتا ہے طلب سے بھی سوا اُن کی گلی میں

ہر سمت ہیں انوارِ الٰہی کے مناظر
آتی ہے نظر شانِ خدا اُن کی گلی میں

تم دیکھ کے رہ جاؤ گے حیران یقیناً
لے جائے کبھی تم کو خدا اُن کی گلی میں

جن قلبوں پہ عصیاں کی سیاہی ہو مسلط
اُن قلبوں پہ ہوتی ہے جلا اُن کی گلی میں

دل محوِ نوافل ہیں تو لب وقفِ تلاوت
ملتا ہے عبادت کا مزا اُن کی گلی میں

بھر جاتے ہیں دامانِ طلب اُن کے کرم سے
محروم بھکاری نہ ملا اُن کی گلی میں

آغوش میں مادر کے سکوں ملتا ہے جیسے
تسکین وہ ہوتی ہے عطا اُن کی گلی میں

حسرت بھی یہی میری تمنا بھی یہی ہے
ہو روح میری تن سے جدا اُن کی گلی میں

کھوئے ہوئے رہتے ہو ہمہ وقت سکندر
کچھ کھو گیا؟ بتلاؤ تو کیا اُن کی گلی میں

ہوتا ہے کروڑوں کا بھلا کوئے نبیؐ سے

ملتی ہے ہر اِک غم کی دوا کوئے نبیؐ سے
ہوتا ہے کروڑوں کا بھلا کوئے نبیؐ سے

رُخ کر کے میں طیبہ کی طرف سوتا ہوں اکثر
آتی ہے محبت کی ہوا کوئے نبیؐ سے

کیا شانِ سخاوت ہے مدینے کے سخی کی
مانگا جو کسی نے وہ ملا کوئے نبیؐ سے

واللہ وہ خوش بخت ہے قسمت کا دھنی ہے
ہوتا ہے جسے اذن عطا کوئے نبیؐ سے

عُشاق نبی ایسے بھی ہیں کوئے نبی میں
ہوتے نہیں اک پل کو جُدا کوئے نبی سے

یہ صرف عقیدت ہی نہیں ہے یہ حقیقت
جو کچھ بھی مِلا ہمکو ملا کوئے نبیؐ سے

رکتے ہیں نہیں اشک سنبھلتا ہی نہیں دِل
جب ہوتے ہیں عشاق جُدا کوئے نبی سے

امسال تو رہ جاتے وہیں جا کے سکندر
آئے نہ پلٹ کر یہ گدا کوئے نبی سے

ملا ہے قرب کتنا دور ہو کر

چلا ہوں میکدے سے چور ہو کر
شرابِ عشق سے مخمور ہو کر

ہے منزل ایک راہیں مختلف ہیں
کوئی طیبہ سے کوئی طور ہو کر

کوئی تپ کر وہاں آتا ہے کورا
کوئی انوار سے معمور ہو کر

نہیں ملتا کبھی قربِ الٰہی
محمد مصطفیٰ سے دور ہو کر

تصور میں وہ رہتے ہیں مسلسل
ملا ہے قرب کتنا دور ہو کر

ہے قرآن آج بھی درسِ حقیقت
اُتر جاتا ہے دل میں نور ہو کر

مقامِ دار ہے اب بھی میسر
دکھائے تو کوئی منصور ہو کر

امیدوں کا کفن سینا پڑا ہے
مگر حالات سے مجبور ہو کر

تری حالت پہ ہے افسوس زاہد
عمل سب کھو دیئے مغرور ہو کر

یہ دنیا اک طلسم سامری ہے
ہزاروں رہ گئے مسحور ہو کر

فقط رہتی ہے بیجا نیش سکندر
درِ خیر الوریٰ سے دور ہو کر

جشنِ معراجِ مصطفےٰ ﷺ

نبی تو سارے میانِ اقصیٰ مثالِ انجم دمک رہے ہیں
حضور نبیوں کی انجمن میں سراج بنکر چمک رہے ہیں

جناب آدم سے تا بہ عیسیٰ تمام رُسل نبی ہیں یک جا
پئے امامت بسوئے حضرت سبھی محبت سے تک رہے ہیں

زمانہ ساکت ۔ فضا معنبر ۔ خوشی میں رقصاں ہے آج ہر ہر
زمیں پہ معراجِ مصطفےٰ کی خوشی میں سبزے لہک رہے ہیں

کِھلے ہیں قصرِ دنیٰ کے گلشن نجوم شمس و قمر ہیں روشن
جبینِ حُور و ملائکہ سے خوشی کے عنصر جھلک رہے ہیں

امامِ اقصیٰ سوارِ رفرف چلے ہیں سدرہ سے عرشِ اعظم
جہاں سے روح الامیں بھی آگے قدم بڑھاتے جھجک رہے ہیں

یہ عظمت و شانِ مصطفائی یہ فضل و انعامِ کبریائی
کہ قدسیاں مقربیں بھی وفورِ حیرت سے تک رہے ہیں

فلک پہ رقصاں ہیں حور و غلماں زمیں پہ شاداں ہیں جن و انساں
گروہِ ابلیس کے دلوں میں حسد کے شعلے بھڑک رہے ہیں

یہ بھینی بھینی ہوا کے جھونکے دماغِ انساں ہیں مہکے مہکے
کھلے ہیں مُشکِ ختن کے نافے کہ اُن کے گیسو مہک رہے ہیں

ہے کتنی پُرنور انکی محفل کہ زیبِ مسند ہیں بدرِ کامل
صحابہؓ یوں جلوہ گر ہیں جیسے زمیں پہ تارے دمک رہے ہیں

جنہوں نے سمجھا ہے اُنکو آقا۔ وہ اپنی منزل پہ جا کے پہونچے
جنہوں نے سمجھا تھا مثل اپنا وہ راستے میں بھٹک رہے ہیں

تمہیں پہ کیا منحصر سکندر کہ تم سے افضل اور تم سے بہتر
حضور کے گلشنِ ثنا میں ہزاروں بلبل چہک رہے ہیں

جس جگہ قدسیوں کے بھی جلتے ہیں پر ۔ بن گئی وہ گذرگاہ خیر البشر
اسطرح قدسیوں اور ملکوت سے ۔ ابنِ آدم کا رتبہ بڑھایا گیا

ربِ جبلی کی تھی اسطرف التجا ۔ اُدْنُو مِنّی کی تھی اسطرف سے عطا
پائے اقدس کی نعلین پُر نور سے ۔ عرشِ اعظم کا رتبہ بڑھایا گیا

محفلِ قابَ قوسین میں مرحبا ۔ ہو گئی بخششِ وجود کی انتہا
ساری مخلوق میں صرف تھے مصطفےٰ ۔ جنکو بے پردہ جلوہ دکھایا گیا

جب ہوا قربِ ساجد مسجود میں ۔ غیر کوئی نہ تھا وقتِ مسعود میں
جب ہوئی گفتگو عبد و معبود میں ۔ کوئی شاہد نہ اسکا بنایا گیا

یادِ اُمت میں مضطر تھے شاہِ اُمم ۔ دیکھکر پیارے محبوب کی چشمِ نم
کرکے بخشش کا وعدہ بہ لطف و کرم ۔ عرش پر مصطفےٰ کو منایا گیا

وقتِ رخصت سکندر رہا یہ کرم ۔ بہرِ خوشنودی شاہِ والا حشم
امتِ مصطفےٰ کو بھی خیر الامم ۔ مصطفےٰ کی بدولت بنایا گیا

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فرشِ خاکی پہ سبزہ بچھایا گیا ۔ چرخ کو نور سے جگمگایا گیا
اس طرح جشنِ معراجِ دولہا ۔ فرشیوں عرشیوں میں منایا گیا

عرشِ اعظم سے خالق کا لیکر پیام ۔ آئے خدمت میں جبرئیل با اہتمام
پہلے بیدار کرکے بصد احترام ۔ مژدۂ وصل شہ کو سنایا گیا

پہلے جتنے تھے باغِ رسالت کے گل ۔ تھے جمع صحنِ اقصیٰ میں وہ کل کے کل
مقتدی بن گئے انبیاء و رسل ۔ مقتدیٰ مصطفےٰ کو بنایا گیا

جب ہوئے عازمِ چرخ شاہِ زمن ۔ خوب دکھلایا براق نے اپنا فن
پہونچا افلاک پر وہ بچشمِ زدن ۔ اسطرح انکو سدرہ پہ لایا گیا

ولادتِ سیّد المرسلینؐ

رسولِ اولیں آئے مبارک ہو مبارک ہو
امام الآخریں آئے مبارک ہو مبارک ہو

سلامی کیلئے حور و ملک جن و بشر آئے
سراج السالکیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

شفیعِ روزِ محشر۔ نور داور ساقیٔ کوثر
شفیع المذنبیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

تمامی انبیاء و مرسلیں کے رہبر و افسر
رسالت کے امیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

ضعیفوں کا عصا بنکر۔ فقیروں کی ردا بنکر
غریبوں کے معیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

خدا کے لاڈلے محبوب عرشِ پاک کے مہماں
سوئے فرشِ زمیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

زمینِ جن سے منور ہے زماں جن سے درخشاں ہے
وہ شمس العارفیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

ربیع الاولیں کی بارھویں وقتِ صبحِ صادق
دو عالم کے حسیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

بشارت جنکی آمد کی سکندر دی رسولوں نے
وہ ختم المرسلیں آئے مبارک ہو مبارک ہو

رواں ہے آج بھی دریائے نور طیبہ میں

عیاں ہے رحمت ربِ غفور طیبہ میں
معاف ہوتے ہیں جرم و قصور طیبہ میں

وہ خوش نصیب جو محبتِ نبی میں ڈوبے ہیں
بلائے جاتے ہیں اک دن ضرور طیبہ میں

نظر ہو دید کے قابل تو دیکھ لو جاکر
رواں ہے آج بھی دریائے نور طیبہ میں

اگر زباں سے نہ مانگو تو پھر بھی ملتا ہے
نظر کو نور۔ دلوں کو سرور طیبہ میں

سدا بہار رہے دنیا میں گلشنِ بطحیٰ
خزاں کا نام نہیں دور دور طیبہ میں

کریں حضور شفارش تو خانۂ دل سے
نقوش ہوتے ہیں عصیاں کے دور طیبہ میں

اے دل شکستوں تمہاری دعاؤں کے صدقے
دعا کرو کہ بلالیں حضور طیبہ میں

جو عاشقانِ محمدؐ ہیں انکے آنے کی
دعائیں کرتے ہیں اہلِ قبور طیبہ میں

بڑے ادب کی جگہ ہے دیارِ فخرِ رسل
سنبھل کے رہنا دلِ ناصبور طیبہ میں

سکندر اسکو درِ مصطفیٰ سے کچھ نہ ملا
جو جھک سکا نہ دلِ پُرغرور طیبہ میں

میرے غم کی دوا - میرے دل کی صدا

میرے غم کی دوا میرے دل کی صدا - رحمتِ دو جہاں بخدا آپ ہیں
یہ عطائے خدا ہے کہ بعد از خدا - ہم غلاموں کے مشکل کشا آپ ہیں

از ازل تا ابد ہیں نبی آپ ہی - یہ درخشاں بشارت ہے قرآن کی
اب نہ آئیگا دنیا میں کوئی نبی - یا نبی خاتم الانبیاء آپ ہیں

آپ کی رفعتیں آپ کا مرتبہ - اہلِ عالم کے فہم و گماں سے وراء
فخرِ کون و مکاں نازشِ قدسیاں - زائرِ عرش شاہِ دنیٰ آپ ہیں

آسمانوں پہ احمد بھی ہیں آپ ہی - اور زمیں پر محمد بھی ﷺ آپ ہی
رہنما آپ ہیں مقتدیٰ آپ ہیں - مجتبٰے آپ ہیں مصطفٰے آپ ہیں

افتخارِ زماں افتخارِ رُسل - آپ ہیں - نائبِ خالقِ جزو کُل
کل خُدائی کا خالق خدا ہے مگر - کل خُدائی کے فرمانروا آپ ہیں

اے شفیعِ اُمم اے جمیل الشیم - اے قسیمِ ارم تاجدارِ حرم
رحمتِ کبریا ظلِّ ربّ العُلیٰ - منبعِ فیض و جود و سخا آپ ہیں

آپ طالب بھی ہیں حق کے مطلوب بھی - آپ عاشق بھی ہیں رب کے محبوب بھی
آپ یٰسین وطٰہٰ مدثر بھی ہیں - حق تو یہ ہے کہ بدر الدجیٰ آپ ہیں

نام جنکا سرِ عرش مرقوم ہے - حُسن کی جنکے کونین میں دھوم ہے
ناز خالق کو ہے جنکی تخلیق پر - وہ حسیں شاہکارِ خدا آپ ہیں

جن ضعیفوں کو جینے کا یارا نہیں - جن یتیموں کا کوئی سہارا نہیں
جو یہ کہتے ہیں کوئی ہمارا نہیں - اُن غریبوں کا اک آسرا آپ ہیں

رحم آقا سکندر پہ فرمائیے - غم کے طوفاں سے کشتی ترا جائیے
بہر امداد سرکار آجائیے - ساری کونین کے ناخدا آپ ہیں

جو کچھ ہے دو جہاں میں برائے حضور ہے

شام و سحر جو لب پہ ثنائے حضور ہے
واللہ یہ کرم ہے عطائے حضور ہے

انساں کیا کرے گا ثنائے شہِ دنیٰ
لبہائے قدسیوں پہ ثنائے حضور ہے

مختارِ کائنات ہیں وجہِ نمودِ خلق
جو کچھ ہے دو جہاں میں برائے حضور ہے

کونین کو رضائے خدا کی ہے جستجو
منظورِ کبریا کو رضائے حضور ہے

ہر ذرہ کائنات کا حمدِ خدا کے بعد
اپنی زباں میں نغمہ سرائے حضور ہے

شاہانِ ذی حشم کو وہ خاطر میں لائے کیوں
جو بوریا نشیں گدائے حضور ہے

مومن وہی ہے کامل الایمان بے شبہ
جو عاشقِ خدا ہے فدائے حضور ہے

قرآن ایک صحیفۂ نعتِ رسول ہے
ہر آیۂ قرآن ثنائے حضور ہے

اُس دل کی عظمتوں پہ سکندر کا دل فدا
جس دل میں جلوہ ریز لقائے حضور ہے

کونین کو رضائے خدا کی ہے جستجو
منظورِ کبریا کو رضائے حضور ہے

ہر ذرہ کائنات کا حمدِ خدا کے بعد
اپنی زباں میں نغمہ سرائے حضور ہے

شاہانِ ذی حشم کو وہ خاطر میں لائے کیوں
جو بوریا نشیں گدائے حضور ہے

مومن وہی ہے کامل الایمان بے شبہ
جو عاشقِ خدا ہے فدائے حضور ہے

قرآن ایک صحیفۂ نعتِ رسول ہے
ہر آیۂ قرآن ثنائے حضور ہے

اُس دل کی عظمتوں پہ سکندر کا دل فدا
جس دل میں جلوہ ریز لقائے حضور ہے